فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۸ صفر ۱۳۹۴ھ | ۲۳ امان ۱۳۵۳ ہش | ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۷

ہمیں ایک متحد اور منضبط قوم کی طرح تعمیری جذبہ کے ساتھ ملک کی خدمت کرنی چاہیئے

پاکستان کے ہر شہری کو بلا امتیاز مذہب و عقیدہ مساوی حیثیت حاصل ہے

بانئ پاکستان قائدِاعظم محمد علی جناح مرحوم کے اہم ارشادات

(۱) "آزادی کا مطلب بے لگام ہو جانا نہیں۔ اس کے معنی یہ نہیں کہ آپ جو رویہ چاہیں اختیار کریں اور جو بھی جی میں آئے کر گزریں یہ پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ مملکت کے دوسرے لوگوں کے مفادات کیا ہیں۔ آپ پر ایک بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے چہ جائیکہ آپ دوسروں سے بے پرواہ ہو کر عمل پیرا ہوں۔ اب یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ ہم ایک متحد اور منضبط قوم کی طرح کام کریں اب ہمیں تعمیری جذبہ درکار ہے نہ کہ اُن دنوں کا جنگی جذبہ جب ہم آزادی کے لئے جنگ کر رہے تھے۔"

(تقریر بر موقع جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ یونیورسٹی۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء)

(۲) "آپ آزاد ہیں اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لئے۔ آپ کو پاکستان کی مملکت میں پوری آزادی حاصل ہے خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبارِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی اصول سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے۔ ہمیں اس بات کو ایک نصب العین کے طور پر اپنے سامنے رکھنا چاہیئے۔"

(مجلس دستور ساز پاکستان سے خطاب۔ ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

تا حال تکلیف چل رہی ہے

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۲۲ امان۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

"رات نیند آئی رہی مگر دعاؤں کی اب بھی بہت ضرورت ہے"

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ التزاماً دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم نواب زادہ صاحب کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور لمبی عمر دے۔ آمین۔

میری اہلیہ پر پچھلے دنوں دل کا شدید حملہ ہوا تھا اب پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خاں۔ دار الصدر ربوہ)

میرے بڑے بھائی محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب واقفِ زندگی مینیجر کریم نگر فارم (سندھ) کے بائیں گردے کا اپریشن ۱۲ مارچ کو حیدر آباد میں ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

(سلطان احمد پیر کوٹی)

برادرم مکرم لطف المنان صاحب حال مقیم امریکہ ابن محترم پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب واقفِ زندگی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے۔

(حبیب الرحمٰن ایم۔ ایس سی۔ واقفِ زندگی ربوہ)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۲۳ مارچ بروز ہفتہ صبح نو بجے مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ بسلسلہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہو گا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

مقامی احباب اور خواتین بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوں۔ (صدر عمومی)

اعلانِ تعطیل:۔ ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء کو یوم پاکستان کی تعطیل پر دفتر الفضل بند رہے گا اس لئے ۲۴ مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ مینیجر الفضل ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ماہ امان ۱۳۵۳ ہش

قیام پاکستان اور اس کا عظیم الشان مقصد

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی "قرارداد لاہور" میں "پاکستان" کے نام سے برصغیر میں جس علیحدہ مسلم مملکت کے قیام کا مطالبہ کر کے اس کے بہر طور قیام کو مسلمانانِ برصغیر کا نصب العین قرار دیا گیا تھا اس کا اصل مقصد محض ایک علیحدہ مملکت کا قیام ہی نہ تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ایک علیحدہ مملکت کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کی اسی مملکت کے ذریعہ پورے عالم اسلام کو متحد کر کے اسے ایک زبردست سیاسی قوت میں تبدیل کیا جائے تا دنیا میں مسلمانوں کی ترقی اور سربلندی کے سامان ہوں۔ چنانچہ جب بلا تفریق و امتیاز اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں اور اس بناء پر مسلمان کہلانے والوں کے، قائداعظم مرحوم کی قیادت میں متحد ہو جانے کے نتیجہ میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آگیا تو قائداعظم نے برصغیر میں ایک علیحدہ مسلم مملکت کے قیام کے اصل مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ نہ بھولئے کہ ہم ایسی مملکت کی تعمیر کر رہے ہیں جسے پوری دنیائے اسلام کی قسمت کے بنانے میں پورا پورا حصہ لینا ہے۔ لہذا ہماری نظر وسیع ہونی چاہیئے ایسی وسیع جو علاقائی حد بندی، محدود قوم پرستی اور نسلی تعصبات سے بالاتر ہو۔ ہمیں اس وطن دوستی کو فروغ دینا چاہیئے جو ہمیں ایک متحد اور طاقتور قوم کے سانچے میں ڈھال سکے۔ صرف یہی ایک طریقہ ہے جس سے ہم اپنا مقصد (یعنی مقصدِ اتحادِ عالم اسلامی) حاصل کر سکتے ہیں وہ مقصد جس کیلئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنا سب کچھ کھویا اور جانیں قربان کیں۔" (تقریر ۲۶ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام چٹا گانگ)

قائداعظم کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ قیام پاکستان کا ایک عظیم الشان مقصد یہ بھی تھا اور ہے کہ یہ نئی اسلامی مملکت تمام مسلمان ملکوں کو باہم متحد کر کے پوری اسلامی دنیا کی قسمت بنانے میں اہم اور بنیادی کردار ادا کرے اور اس طرح دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعمیر و ترقی اور سربلندی کی راہ ہموار ہو۔ قیام پاکستان کا یہی وہ عظیم الشان مقصد تھا جس کا اعلان امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کی زیر قیادت جماعتِ احمدیہ نے قیام پاکستان کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا تھا پاکستان بننے کے بعد نہایت پُرزور الفاظ میں فرمایا۔ آپ نے فرمایا:۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقع میسر آگیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اب ان کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ ان کو اختیار کریں تو دنیا کی کوئی قوم ان کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔ مگر پھر بھی پاکستان ایک چھوٹی چیز ہے۔ ہمیں اپنا قدم اس سے آگے بڑھانا چاہیئے اور پاکستان کو اسلامستان کی بنیاد بنانا چاہیئے۔ بے شک پاکستان بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک عرب بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک حجاز بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک مصر بھی ایک اہم چیز ہے، بے شک ایران بھی ایک اہم چیز ہے، مگر پاکستان اور عرب اور حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک کی ترقیات صرف پہلا قدم ہیں۔ اصل چیز دنیا میں اسلامستان کا قیام ہے۔ ہم نے پھر سارے مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے، ہم نے پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام ممالک میں لہرانا ہے، ہم نے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عزت اور آبرو کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا ہے۔ ہمیں پاکستان کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں مصر کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں عرب کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے، ہمیں ایران کے جھنڈے بلند ہونے پر بھی خوشی ہوتی ہے مگر ہمیں حقیقی خوشی تب ہوگی جب سارے (اسلامی) ملک آپس میں اتحاد کرتے ہوئے اسلامستان کی بنیاد رکھیں۔ ہم نے اسلام کو اس کی پرانی شوکت پر قائم کرنا ہے، ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے، ہم نے عدل اور انصاف دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہم نے عدل اور انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانا ہے۔ یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرے گا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا۔ جہاں روس اور امریکہ فیل ہوئے صرف مکہ اور مدینہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔" (بحوالہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

پس قیام پاکستان کا مقصد بہت بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور یہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اہلِ پاکستان جیسا کہ قائداعظم نے بار بار زور دیا تھا باہم پورے طور پر متحد نہ رہیں اور اپنے اتحاد میں کسی بھی بداندیشی کو معمولی سا رخنہ بھی ڈالنے نہ دیں۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اہلِ پاکستان کے ناقابلِ تسخیر اتحاد پر پوری اسلامی دنیا کے درمیان کامل اتحاد و اتفاق قائم ہونے کا انحصار ہے۔ پاکستان قائم ہی اس لئے ہوا ہے کہ یہ پوری اسلامی دنیا کو متحد کر کے اسلامستان کے قیام کا وسیلہ بنے انہی معنوں میں امامِ جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی قرار دیا تھا۔

یہ امر موجب اطمینان و مسرت ہے کہ امسال ماہ فروری میں پاکستان ہی کی تحریک پر نہ صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان کے اُس شہر میں جہاں ۱۹۴۰ء میں قراردادِ پاکستان منظور کر کے پوری اسلامی دنیا کو باہم متحد کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا تھا اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی تاریخی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا اور اس طرح اتحاد عالم اسلامی کی بنیاد پڑی۔ یہ کانفرنس فی الحقیقت اسلامک یونین کے قیام کی ایک ابتدائی کوشش کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کانفرنس کے مقاصد کو کامیاب بنانا اور اسی طرح اتحادِ عالم اسلامی کی راہ کو ہموار سے ہموار تر کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کیونکہ اس کے ساتھ قیام پاکستان کے اصل اور حقیقی مقصد کا پورا ہونا وابستہ ہے۔

پاکستانی نوجوانوں سے
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا خطاب

"تم پاکستان کی خشتِ اوّل ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہوگی تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلی جائے گی۔ ... اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو اور قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزلِ اوّل بھی ہوتی ہے منزلِ دوم بھی ہوتی ہے، منزلِ سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔"

(تعلیم الاسلام کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء سے خطاب
بحوالہ الفضل ۱۴ اگست ۱۹۵۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آزادیٔ ضمیر کے عظیم علمبردار

تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

(۳)

مکی و مدنی زندگی اور اہم ترین واقعۂ ہجرت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان حق کے بعد آپ کی زندگی کے دو اہم حصے ہیں (۱) مکی زندگی (۲) مدنی زندگی۔ تیسرا اہم ترین مختصر حصہ ان دونوں کے درمیان ہجرت کا واقعہ ہے۔ سورۃ علق کی جن ابتدائی آیات کو صحیح پہلے بیان کر چکے ہیں ان کے ذریعہ اعلان حق ہوا اسی سے مکی زندگی کا آغاز ہوا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی عظیم ذمہ داری کا ذکر سب سے پہلے اپنی مخلص حرم محترم سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ وہ بیدار اور وفا شعار بیوی نے بے ساختہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اعلیٰ نیک کردار کے باعث ضرور کامیاب کرے گا۔ اور آپ ہرگز ضائع نہ ہوں گے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بزرگ یعنی چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ حضور نے نزول وحی کا سارا ماجرا ان کو سنایا۔ وہ بھی فوراً پکار اٹھے هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اُنْزِلَ عَلٰی مُوْسٰی (صحیح البخاری) کہ یہ تو وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ آزاد ضمیر والے ان دو مقدسوں کی شہادت کے بعد جب توحید کی منادی ہونے لگی تو سیدنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اول المؤمنین تھے اور پھر ضعیف اور غریب مومن مردوں اور مومن عورتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا

قریش کا متشددانہ رویہ

کفار مکہ نے سوچا تھا کہ ہم اس عقیدہ توحید کو تمسخر اور استہزاء میں اڑا دیں گے اسلئے شروع شروع میں انہوں نے ایمان لانے پر کوئی قدغن نہ لگائی مگر جب تھوڑے ہی عرصہ میں ان پر کھل گیا کہ یہ مدلل دعوت توحید دلوں میں گھر کر رہی ہے اور بات بڑھ رہی ہے تو انہوں نے ہمیشہ سے نبیوں کے دشمنوں کا پرانا ہتھیار جبر و تشدد اختیار کیا۔ انہوں نے آزادی ضمیر کا انکار کرتے ہوئے اعلان کر دیا کہ مکہ میں شرک ہی رہے گا توحید کے نام لیوا یہاں آرام کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔ مقام افسوس ہے کہ ہزاروں مرتبہ کے تاریخی تجربہ اور مشاہدہ کے باوجود صنادید عرب یہ بات نہ سمجھ سکے کہ جب ایمان کسی دل میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے سختی سے زائل نہیں کیا جا سکتا۔ ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

مکی زندگی کے تیرہ برس مسلمانوں کی مظلومیت کی بے مثال تاریخ ہے کوئی اذیت نہ تھی جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہ پہنچائی گئی ہو۔ کوئی دکھ نہ تھا جو ان مقدسوں نے اس عرصہ میں برداشت نہ کیا ہو۔ گالی گلوچ، مار پیٹ، بھوک و پیاس، مقاطعہ اور جلاوطنی سب ایذائیں انہیں دی گئیں اور انہوں نے خندہ پیشانی سے انہیں برداشت کیا۔ وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر و تحمل سے کام لیا۔ اور تیرہ برسوں میں صحابہ کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے دو مرتبہ حبشہ (ایبے سینیا) کی طرف ہجرت کی۔

آخر جب ایذا رسانی کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رحیم و کریم دل کے لئے اپنے صحابہؓ اور صحابیاتؓ کی مظلومیت ناقابل برداشت ہو گئی تو آپ نے انہیں اجازت فرمائی کہ وہ سب ایک ایک دو دو کر کے مدینہ منورہ پہنچ جائیں جہاں انصار کی ایک خاصی جماعت اسلام کو قبول کر چکی ہے چنانچہ مکہ کے مسلمان اپنے اموال، املاک، جائدادیں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے اہل مدینہ ان مہاجر بھائیوں کی آمد سے بہت خوش تھے انہوں نے مہاجرین کے لئے ہر قسم کی مساعدت اور معاونت پیش کی

مکی زندگی میں آزادیٔ ضمیر

مکی زندگی کے تیرہ برسوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی طرف سے ایک مثال پیش نہیں کی جا سکتی کہ انہوں نے کسی شخص کی آزادیٔ ضمیر کے خلاف اسے ایمان لانے پر مجبور کیا ہو دشمنانِ اسلام اور مخالف بھی اس زمانہ کو مسلمانوں کی مظلومیت کا زمانہ مانتے ہیں ___ مسلمانوں کا ان لمبے مصائب و شدائد کو شرح صدر سے برداشت کرنا ایک نہایت واضح دلیل اس بات پر ہے کہ وہ سب دل کی گہرائیوں سے اور آزادیٔ ضمیر کے ساتھ مسلمان ہوئے تھے انہوں نے صدق دل سے اسلام کو قبول کیا تھا اسلئے جسمانی تکالیف اور مادی اذیتیں ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکتی تھیں۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت اور آزادی ضمیر

تیرہ برس کی پیہم مشکلات کے برداشت کرنے کے بعد ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بستی مکہ کو خیر باد کہا اور وہاں سے ہجرت فرمائی۔ مشہور مستشرق سٹینلے لین پول نے ہجرت نبوی کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:۔

"ایک سو کے قریب خاندان جا چکے تھے اور مکہ کا ایک حصہ بالکل خالی ہو گیا تھا گھر خالی تھے اور دروازے مقفل مکہ میں اب صرف تین مسلمان تھے یعنی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ابوبکرؓ اور علیؓ ایک غرق ہونے والے جہاز کے کپتان کی طرح پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) جگہ کو چھوڑنے والے نہ تھے جب تک کہ اہل جہاز با حفاظت نہ پہنچا دیے جائیں۔"

اللہ تعالیٰ نے ہجرت نبوی کے موقعہ پر اپنا پر عظمت کلام یوں نازل فرمایا ہے

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل)

کہ قریش مکہ کا ہمارے رسول کو ہجرت پر مجبور کرنا بتلاتا ہے کہ اسلام کی حجت قاطعہ کے مقابل پر ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے حق غالب آچکا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل ہمیشہ سے بھاگتا ہی آیا ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
(توبہ ع)

کہ اس وقت کو یاد کرو جب کافروں نے ہمارے پیغمبر کو صرف ایک ساتھی کی معیت میں مکہ سے نکلنے پر مجبور کیا وہ دونوں ایک غار میں تھے اور پیغمبر اپنے ساتھی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے کہ آپ غمگین نہ ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ واقعہ ہجرت آزادیٔ ضمیر کی عظیم علمبرداری کا شاہکار ہے۔ وطن مالوف چھوڑنا گوارا ہے مال و منال سے ہاتھ دھونے منظور ہیں۔ رشتہ داروں سے جدائی قبول ہے مگر آزادی ضمیر کی قربانی ممکن نہ تھی۔ مکہ والے انتہائی طمع و لالچ بھی دے چکے تھے وہ بہترین عورت شادی میں پیش کرنے کے لئے تیار تھے اپنے اموال جمع کر کے سب سے بڑا مالدار بنانے پر آمادہ تھے اپنا سردار اور حاکم تسلیم کرنے پر تیار تھے مگر ادھر ایک چٹان تھی کہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکتی تھی فرمایا کہ

اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو بائیں ہاتھ پر بھی رکھ دیں تب بھی حق و صداقت کے چھوڑنے کا سوال نہیں۔ یہ مشن غالب ہو گا میں تو اس راہ میں جان کی بازی لگا چکا ہوں۔ اب اسے چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

قریش مکہ نے مایوس ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ٹھانی اور منظم سازش کے ذریعہ اس قتل میں ساری قوم کو شریک کر لیا۔ مگر یہی لمحہ علم الٰہی میں فیصلہ کن تھا۔ ہجرت نبوی اور دین حق کے غلبہ کا جلالی اعلان کر دیا گیا۔ اسلام کی تاریخ ہجرت سے شروع کی گئی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسلام کی تاریخ کا آغاز ولادت نبوی، بعثت نبوی یا فتح مکہ سے قرار نہیں دیا بلکہ حضور کی ہجرت سے اسلام کا سن تجویز کیا۔ کیونکہ ہجرت نبوی آزادی ضمیر کے لئے اسلامی قربانیوں کا درخشندہ ثبوت ہے اور بانیٔ اسلام آزادی ضمیر کے عظیم علمبردار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میثاق مدینہ آزادیٔ ضمیر کا ایک شاہکار:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے مسلمانوں کی جمعیت میں زندگی کی نئی لہر دوڑ گئی۔ مدینہ کے انصار نے جن بے مثال قربانیوں کو پیش کیا ان میں سے ہر ایک اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کس قدر آزادیٔ ضمیر اور دل کی گہرائیوں سے حلقۂ ایمان میں داخل ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اس وقت مسلمانوں (مہاجرین اور انصار) کے علاوہ مشرکین اور یہود بھی موجود تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف مہاجرین و انصار میں مواخات قائم فرمائی اور دوسری طرف مدینہ کے تمام باشندوں بالخصوص یہود اور مسلمانوں کے درمیان ایک تاریخی میثاق تجویز فرمایا جسے تمام لوگوں نے بخوشی منظور کیا۔ تاریخوں میں یہ معاہدہ میثاق مدینہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے سیرۃ ابن ہشام کے مطابق اس معاہدہ کی موٹی موٹی شرطیں ہمارے الفاظ میں حسب ذیل تھیں:۔

(۱) مسلمان اور یہودی آپس میں ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ رہیں گے اور ایک دوسرے کے خلاف زیادتی یا ظلم سے کام نہیں لیں گے۔
(۲) ہر قوم کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔
(۳) تمام باشندگان کی جانیں اور اموال محفوظ ہوں گے اور ان کا احترام کیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئی شخص ظلم یا جرم کا مرتکب ہو۔
(۴) ہر قسم کے اختلافات و تنازعات رسول اللہ کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش ہوں گے ہر فیصلہ خدائی حکم (یعنی ہر قوم کی اپنی شریعت) کے مطابق کیا جائے گا۔
(۵) کوئی فریق بغیر اجازت رسول اللہ جنگ کے لئے نہیں نکلے گا۔
(۶) اگر یہودیوں یا مسلمانوں کے خلاف کوئی قوم جنگ کرے گی تو وہ ایک دوسرے کی امداد کے لئے کھڑے ہوں گے
(۷) قریش مکہ اور ان کے معاونین کو یہود کی طرف سے کسی قسم کی امداد یا پناہ نہیں دی جائے گی۔
(۸) اسی طرح اگر مدینہ پر کوئی حملہ ہوگا تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔
(۹) ہر قوم اپنے اپنے اخراجات خود برداشت کرے گی۔
(۱۰) اس معاہدہ کی رو سے کوئی ظالم یا آثم یا مفسد اس بات سے محفوظ نہیں ہوگا کہ اسے سزا دی جاوے یا اس سے انتقام لیا جاوے (سیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۱۷۲، ۱۷۹ بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معاہدہ کرنا آزادیٔ ضمیر کے بارے میں اسلام کی تعلیم کا نمایاں نمونہ ہے۔ اس کے لفظ لفظ سے ظاہر ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آزادیٔ ضمیر کے عظیم ترین علمبردار تھے۔

قریش مکہ کا مدینہ پر حملہ اور مسلمانوں کو اجازت دفاع

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کا مدینہ پہنچ جانا اور اسے بطور مرکز اسلام اپنا مستقر ٹھہرا لینا قریش مکہ کے لئے ہرگز گوارا نہ تھا۔ مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر کے محض دین کی خاطر بے وطن ہوئے تھے۔ مگر دشمنان اسلام کو غریب الوطنی میں مسلمانوں کا زندہ رہنا منظور نہ تھا۔ سردار مکہ ابوجہل نے اہل مدینہ (انصار) کو خط لکھا جس میں انہیں دھمکی دی گئی کہ تم نے ان بے دین (شرک) سے منحرف لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو پناہ دی ہے ہم تم پر حملہ آور ہوں گے۔ تمہارے جنگ کے قابل جوانوں کو تہ تیغ کر دیں گے اور عورتوں کو لونڈیاں بنا لیں گے۔

اس دھمکی پر زیادہ دن نہ گزرے کہ قریش مکہ نے جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور مسلمانوں کے نیست و نابود کرنے کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے پر کمربستہ ہو گئے۔ مدینہ میں مسلمانوں کی حالت سخت قابل رحم تھی۔ بے سروسامان تھے بے سلاح تھے، نہتے تھے۔ تعداد میں بھی قلیل تھے اس موقعہ پر سورۃ الحج کی یہ آیت نازل ہوئی:۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (رکوع ۶)

کہ ان مظلوم مسلمانوں کو جن سے خواہ مخواہ جنگ کی جا رہی ہے اب اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا دفاع کریں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی نصرت پر قادر ہے۔

قریش مکہ نے جنگ کی ابتدا کر دی اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے پہلا اصل مقابلہ جنگ بدر میں ہوا جبکہ قریش کے اکابر میدان جنگ میں کام آئے اور مسلمانوں کو قلت تعداد اور بے سروسامانی کے باوجود تائید ایزدی سے غلبہ حاصل ہوا۔ اب جنگوں کا تسلسل شروع ہو گیا۔ قرآن مجید کے احکام تھے کہ مسلمان صرف دفاعی جنگ لڑیں اگر دشمن صلح کرنا چاہے تو ہر مرحلہ پر توکل علی اللہ کرتے ہوئے صلح کر لیں

آزادیٔ ضمیر اور ایک خاص حکم قرآنی

اسی سلسلہ کا ایک خاص حکم جو آزادیٔ ضمیر پر مسلکت برہان ہے اس آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے فرمایا:—

"وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ" (توبہ ع)

کہ اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے ضرور پناہ دی جائے۔ یہاں تک کہ وہ کلام الٰہی کو سن لے پھر اسے اس کے جائے امن تک بحفاظت پہنچا دیا جائے کیونکہ یہ لوگ ابھی تک حقیقت کو نہیں جانتے

اس آیت میں آزادیٔ ضمیر کے واضح احترام کا ایسا ارشاد موجود ہے کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔

صلح حدیبیہ کے شرائط

ایک صلح کے ذریعہ جنگوں میں وقفہ ہوا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میرے صحابہؓ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں آپ نے عمرہ کی تیاری کا اعلان فرمایا۔ قریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ سمیت آپ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر آپ کی اونٹنی ٹھہر گئی۔ اہل مکہ نے حضور کو مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے سے روک دیا۔ آخر کار فریقین میں صلح نامہ طے ہوا۔ قریش کے نمائندوں نے مندرجہ ذیل شرائط پر سخت اصرار کیا:۔

(۱) حضور اس سال بلا عمرہ کے واپس چلے جائیں۔
(۲) آئندہ سال تین دن کے لئے مکہ میں رہ سکیں گے۔
(۳) عرصہ صلح دس سال ہوگا۔
(۴) اس عرصہ میں جو کافر مسلمان ہو کر مدینہ جائے گا۔ حضور اسے واپس کر دیں گے۔
(۵) اس عرصہ میں جو مسلمان کفر اختیار کرے گا وہ مسلمانوں کو واپس نہ دیا جائے گا۔
(۶) عرب قبائل جس فریق کے حلیف بننا چاہیں بن سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی تعداد پندرہ صد تھی وہ سمجھتے تھے کہ ہم مقابلہ کر کے مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں لیکن سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ لوگوں کے خلاف تو تیغ کفار کی سب شرائط منظور فرما لیں اور معاملہ طے ہو گیا۔

صلح حدیبیہ فتح مبین ہے

معاہدہ صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کفار خوش تھے کہ ہماری سب شرائط مان لی گئی ہیں اور ہم نے مسلمانوں کو واپس لوٹا دیا اور مسلمان غمگین و افسردہ تھے کہ بظاہر وہ ناکام واپس جا رہے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس وقت اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں مخاطب فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح ع)

(اے رسول! ہم نے تجھے فتح مبین دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمنوں کی جانب سے آپ کی طرف منسوب کئے جانے والے پہلے اور پچھلے سب گناہ ڈھانپ دیئے جائیں گے)

اس کلام الٰہی سے مومنوں کے دل مطمئن ہو گئے۔ اللہ فرماتا ہے کہ معاند دشمن اور نادان دوست یہ کہیں گے، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جبر و تشدد اور تلوار کے زور سے پھیلا ہے مگر صلح حدیبیہ کی شرائط ایسے تمام معترضین کے منہ بند کر دیں گی۔ ان شرائط سے واضح ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آزادیٔ ضمیر کے عظیم علمبردار تھے۔ دشمنوں کی طرف سے جبر ہوتا تھا۔ مگر جانب رسالت سے آزادی ضمیر، عطوفت و شفقت کی لہریں ہوتی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری گذارش

جن قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نے اپنی مجلس کا چندہ ماہ مارچ ابھی تک مرکز کو ارسال نہ کیا ہو ان سے درخواست ہے کہ مجلس مشاورت پر تشریف لاتے ہوئے یہ چندہ ساتھ لا کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں جمع کرا دیں۔ اگر وہ خود تشریف نہ لا رہے ہوں تو اپنے کسی نمائندہ کے ہاتھ بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزروفنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

(۵)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۵۴۴	مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب چک ۷ P.A.F حیدر آباد	۵۰۰
۱۵۴۵	″ ماسٹر شریف احمد صاحب شیخوپوری منجانب مکرم والد صاحب میاں غلام محمد صاحب باٹا پور ضلع لاہور	۵۰۰
۱۵۴۶	محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ چک ۱۵۱ ڈگری ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۵۴۷	مکرم محمد عبد اللہ صاحب مع اہلیہ ″ ″ ″ ″	۶۰۰
۱۵۴۸	″ شیخ عبدالوہاب صاحب ڈپٹی الیکشن کمشنر لاہور	۵۰۰
۱۵۴۹	″ چوہدری نذیر احمد صاحب گھڑیال کلاں ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۵۰	″ ″ غلام رسول صاحب چک ۳۹ W.B ضلع ملتان	۵۰۰
۱۵۵۱	″ ″ محمد ہیرا صاحب ″ ″ ″ ″	۵۰۰
۱۵۵۲	″ سید سرفراز علی شاہ صاحب واہ کینٹ	۵۰۰
۱۵۵۳	″ قاضی محمد شفیع صاحب عباسی معہ اہل و عیال گوجرانوالہ	۵۰۰
۱۵۵۴	مسز نسیم زمانی صاحبہ لیکچرار ساہیوال	۵۰۰
۱۵۵۵	لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ ″	۶۲۸
۱۵۵۶	مکرم چوہدری محمد نواز صاحب محمد اکرم صاحب گوٹھ رسول بخش نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۵۷	محترمہ اہلیہ صاحبہ حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمٰن آباد نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۵۸	مکرم محمد حنیف صاحب بھٹی رحمٰن آباد نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۵۹	″ چوہدری محمد الدین صاحب گوٹھ شاہ دین ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۶۰	″ مولوی بشیر احمد صاحب شمس معہ اہل و عیال ربوہ	۵۰۰
۱۵۶۱	″ چوہدری عبدالرزاق صاحب منڈی پھلروان ضلع سرگودھا	۵۰۰
۱۵۶۲	جماعت احمدیہ کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰
۱۵۶۳	محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ والدہ مکرم حمید احمد صاحب باجوہ چک ۸۸ سرگودھا	۵۰۰
۱۵۶۴	مکرم مرزا اسحٰق بیگ صاحب عارف والا ضلع ساہیوال	۵۰۵
۱۵۶۵	″ چوہدری کرامت اللہ صاحب بدین ضلع نواب شاہ	۵۰۰
۱۵۶۶	″ ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب چک ۲۸۵ E.B ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۵۶۷	″ چوہدری رحیم بخش صاحب شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰
۱۵۶۸	″ ″ فیروز خاں صاحب شہباز خاں صاحب چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰۰
۱۵۶۹	″ رانا محمد شریف خاں صاحب اسکندر آباد ضلع میانوالی	۶۰۰
۱۵۷۰	″ چوہدری غلام سرور صاحب چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۷۱	″ قریشی محمد افضل صاحب سارجنٹ چک لالہ راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۷۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میجر عبدالرحمٰن صاحب مغل راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۷۳	مکرم چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری بیت الکریم ″	۵۰۰
۱۵۷۴	لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ ضلع لائل پور	۵۰۰
۱۵۷۵	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۷۶	مکرم ملک محمد نواز صاحب سید پوری گیٹ راولپنڈی	۵۰۰
۱۵۷۷	″ میجر سید مقبول احمد صاحب حلقہ صدر ″	۵۰۰
۱۵۷۸	محترمہ بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ″	۵۰۰
۱۵۷۹	مکرم محمد انشاء اللہ خان صاحب بھٹی ″	۵۰۰
۱۵۸۰	″ میجر رفیق احمد صاحب بھٹی ″	۶۰۰
۱۵۸۱	″ چوہدری سارنگ خان صاحب مڑھ بلوچاں شیخوپورہ	۵۰۰
۱۵۸۲	″ شیخ عزیز احمد صاحب کہکشاں گول صابن لائل پور	۵۰۰
۱۵۸۳	″ چوہدری بشارت احمد صاحب گلبرگ لائل پور	۵۰۰
۱۵۸۴	″ ″ رحیم بخش صاحب بٹالہ کالونی ″	۵۰۰
۱۵۸۵	″ شیخ رشید احمد صاحب انور کنری ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۵۸۶	″ ماسٹر فضل دین صاحب طارق ″ ″ ″	۵۰۰

(باقی)

عہدیداران انصار اللہ کے نئے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

عہدیداران انصار اللہ کی میعاد ۳۱ فتح ۱۳۵۲ ہش / دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اس سے قبل بھی عہدیداران کے سہ سالہ انتخاب کے لئے روزنامہ الفضل میں شائع کروائے گئے ہیں نیز مطبوعہ چٹھیاں بھی آپ حضرات کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں۔ اب بطور یاددہانی روزنامہ الفضل کی وساطت سے امراء / صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن مجالس نے ابھی تک انتخاب کروا کر رپورٹ مرکز میں نہیں بھجوائی وہ ازراہ کرم آئندہ تین سال کے لئے زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ کا انتخاب کروا کر رپورٹ فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

(۱) مکرم برادرم مہردین صاحب حال دوبئی، مکرم ناصر احمد صاحب ناصر سائیکل ورکس چنیوٹ اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب چوہدری ریپئرنگ شاپ گولبازار ربوہ کے والد محترم میاں ناظر دین صاحب آف محلہ دارالیمن شرقی ربوہ بتاریخ ۱۳ مارچ بروز بدھ بوقت ۴½ بجے صبح عرصہ چھ ماہ تک بیمار رہنے کے بعد بعمر تقریباً ۷۸ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کو خلافتِ اولیٰ میں جماعتِ حقہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم نہایت مخلص، دیندار اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ بے پناہ والہانہ لگاؤ رکھتے تھے۔

مرحوم موصی تھے۔ نماز جنازہ مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنی یادگار پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں اور کئی ایک پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں پیچھے چھوڑے ہیں۔ احبابِ جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(خاکسار ملک بشیر احمد انسپکٹر مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(۲) میرے والد میاں نیاز علی صاحب ۶ مارچ ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ (مبارک احمد پاک ٹمبرز نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور)

فوجی بھرتی

مورخہ ۳۰/۳/۷۴ بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد: ۵ فٹ ۶ انچ۔
چھاتی: ۳۰-۳۲ ″
وزن: ۱۱۳ پونڈ۔
تعلیم: پانچ جماعت۔
عمر: ۱۷ سے ۲۰ سال تک
میٹرک، ایف اے: ۲۱ سال تک
بی۔ اے: ۲۲ سال تک

(ناظر امور عامہ)

جناب چوہدری اعجاز احمد صاحب وڑائچ چک نمبر ۲۴ ضلع سرگودھا نے لکھا ہے:-
"اکسیر اپھارہ جن پالتو جانوروں پر آزمایا گیا۔ اُن کی جان معجزانہ طور پر بچ گئی"
قیمت فی پیکٹ -/۱ روپیہ۔ درجن -/۸ روپے
دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
"حیوانات کی امراض اور اُنکا علاج" کا رسالہ مفت
کیور ہیٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر رابعہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

مجالس یاد رکھیں کہ چندہ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جائے

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاس تعزیت اور درخواست دعا

(محترم جناب محمد معین الدین صاحب ابن حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم)

میرے برادرِ اکبر محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کی علالت کے دوران اور پھر وفات پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، دیگر بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعتِ احمدیہ نے مومنانہ جذبۂ اخوّت کے تحت جس بے مثال ہمدردی و غمخواری کا سلوک روا رکھا اور جس خلوص اور محبت کے رنگ میں تعزیت فرما کر ہمارے غمزدہ دلوں کو ڈھارس دی اور صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دلایا اور مسلسل دعاؤں سے نوازا، اُس پر مَیں اور میرے جملہ افرادِ خاندان حمدِ باری تعالیٰ کے جذبات سے لبریز اور سب بزرگوں، بھائیوں اور بہنوں کے صمیم قلب سے شکر گزار ہیں۔

برادرم سیٹھ محمد اعظم صاحب ۷ دسمبر ۱۹۷۳ء سے ۱۶ مارچ ۱۹۷۴ء تک بیمار رہے اِس تمام عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت بار بار خیریت دریافت کرا کے دعاؤں سے نوازتے رہے۔ اِسی طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی اپنی ناسازئ طبع کے باوجود متعدد بار خیریت دریافت فرمائی اور خود دعاؤں سے نوازا بلکہ بذریعہ "الفضل" دعا کی تحریک بھی فرمائی۔ پھر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور متعدد خواتینِ مبارکہ اور دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علالت کے دوران تشریف لاکر عیادت فرمائی۔ نیز وفات کے بعد بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نے بنفسِ نفیس تشریف لاکر اور دیگر افراد نے تعزیت کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ اِسی طرح ربوہ کے دیگر مقامی احباب بھی بالخصوص میرے بھائی کے عزیز دوست محترم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب، مکرم حسن محمد خان صاحب عارف اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، نیز مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی) بکثرت تشریف لاکر محبّت و اخوت اور دلی ہمدردی و تعزیت کا اظہار فرماتے رہے۔ علی الخصوص محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی اور مکرم عبد الجبار صاحب ڈسپنسر نے جس توجہ، انہماک اور لگن کے ساتھ علاج کیا اور ہر ممکن تدبیر بروئے کار لانے میں دن رات ایک کر دکھایا اُس کا بھی ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر ہے۔ ہم ان کے بھی ممنونِ احسان ہیں۔

مَیں نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنی بھابی صاحبہ محترمہ (بیگم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم) ان کے فرزندان عزیز محمد اکرم اور عزیز محمد انور نیز ان کی جملہ دختران عزیزہ عطیہ بیگم، عزیزہ امۃ الحلیم بیگم، عزیزہ صبیحہ بیگم، عزیزہ انیسہ بیگم اور اپنے خاندان کے جملہ دیگر افراد کی طرف سے اپنے کرم فرما بزرگوں اور بھائیوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی جناب سے بہترین جزا عطا کرے اور اجرِ بے حساب سے نوازے نیز درخواست کرتا ہوں کہ سب احباب برادرم مرحوم کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ان کے اہل و عیال اور جملہ متعلقین کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو اور اُس کا فضل ہمیشہ شاملِ حال رہے۔ آمین

خاکسار

محمد معین الدین

(ابن حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم آف حیدر آباد دکن)

بہادر آباد۔ کراچی۔ حال وارد ربوہ

زعماء مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کی پہلی سہ ماہی اِس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہے اس عرصہ میں جو مجالس اپنا سالانہ پورا کر دیں گی ان کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے آپ کوشش فرمائیں کہ آپ کا نام اس دعائیہ فہرست میں شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"ہم مالی سال کے آخر میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کا مشاہدہ کرتے ہیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے روح پرور خطاب

احباب کو علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہوتا ہے اور اس تاریخ تک ضروری ہے کہ عہدیدار اصحاب کی طرف سے لازمی چندہ جات کی تمام رقوم سَو فیصدی مرکزی خزانے میں داخل ہو جائیں۔ اس سلسلے میں خاص طور پر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ سال کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک خاص فوق العادت طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ دن رات کوشش کر کے نہ صرف اپنا سالانہ بجٹ پورا کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات بجٹ سے بھی زائد رقوم جمع ہو جاتی ہیں۔ یہ اس کا نہ صرف بہت بڑا احسان ہے بلکہ حقیقتاً یہ جماعتِ احمدیہ کی حقانیت کا ایک روشن ثبوت ہے۔ اِس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کا ہر سال بلکہ ہمیشہ ہی یہ نشان دیکھتے ہیں کہ خدا کی مدد اور اسی کی نصرت جماعت کے شاملِ حال رہتی ہے۔ مالی سال کے آخر میں ہم اس کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہی ہوتا ہے حالانکہ بجٹ خود پچھلے سال کے بجٹ سے زائد تھا۔ میرے خیال میں پچھلے سال کی نسبت دو لاکھ روپے کا اضافہ تھا اور یہ آمد بڑھا ہوتی کے مقابلے میں بھی زیادہ ہوئی ہے اور یہ خدا کا ایسا نشان ہے کہ ہمارے مخالفین میں سے جس کے دماغ میں ذرا سی بھی عقل ہے کوئی بھی نہیں یہ کہہ سکتا کہ ان کی مخالفتوں کے نتیجے میں غلبۂ اسلام کے لئے جماعتی کوششوں میں کوئی غفلت یا کوتاہی ہوئی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء)

احباب غور فرماویں کہ جماعت کا امام بجٹ کو پورا کرنے اور اس میں اضافے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کا ایک نشان قرار دیتا ہے۔ پس کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اس نشان کو نہایت تحدّی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کریں اور ثابت کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے افضال و اکرام کو جذب کرنے اور اس کی خاطر قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کی توفیق رکھتی ہے اور نہ صرف یہ کہ بشاشت کے ساتھ یہ قربانیاں پیش کرتی ہے بلکہ پورے عزم اور حوصلہ و استقلال سے ہر سال اپنا قدم آگے بڑھانے کو اللہ تعالیٰ کا ایک خاص انعام سمجھتی ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا تربیتی اجتماع

صدر محترم کی اجازت سے مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد اپنا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۷-۲۸ اپریل ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد کر رہی ہیں جس میں دیگر علماء کرام کے علاوہ مرکزی نمائندگان کی شرکت بھی متوقع ہے۔ جملہ مجالس کے اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اجتماع کی برکات سے حصہ لیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

۲۱ مارچ ۱۹۷۴ء کے خطبہ نمبر پر سہوِ کتابت سے قیمت فی پرچہ پندرہ ۱۵ پیسے چھپ گئی ہے اس کی اصل قیمت بیس ۲۰ پیسے ہے۔ جملہ ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں اور اس پرچہ کی قیمت بیس ۲۰ پیسے وصول کریں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴